یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تجدید و تشریح کرنا

قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۳۶ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	عہ ر
رؤسا و جاگیرداران سے	"	للعہ ر
عام خریداران سے	"	بیعہ ر
"	ششماہی	عیعہ ر
ممالک غیر سے	سالانہ	۵ شلنگ ۴ پنس
"	ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

امرتسر مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۳۳ہجری مطابق ۹ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

جبل پور کا مباحثہ اور مسافر کا افترا (نمبر ۳) ۱
قادیانی مشن (ایک محمدی اور مرزائی کا مکالمہ) - ۳
آریہ اخباروں کی غلط بیانی - - - - ۴
گوشوارہ حساب اہلحدیث کانفرنس - - - - ۵
مذاکرہ علمیہ نمبر ۔ بابت اجماع - - - - ۷
" " " - - - - ۹
تعاقب جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۷ - - - - ۱۰
علمائے راسخین و مؤرخین سے چند سوال - - ۱۱
فتاوے - - - - - - ۱۲
متفرقات - - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - - ۱۵
" - - - - - - ۱۶

جبل پور کا مباحثہ

اور

مسافر کا افتراء

نمبر ۳

یہ بات بالکل منقح اور صاف ہو گئی ہے کہ مسافر اپنے بیانات میں بے نظیر صادق ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ مذہبی اخبار کے ایڈیٹر اتنا جھوٹ بولیں گے تو پولیٹیکل کیا کچھ نہ کرینگے۔ آریہ اخبار **پرکاش** کو بھی مسافر کی دروغ گوئی کی شکایت ہے[1] جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر نے اپنے ناظرین اور دیگر ہمعصر آریہ اخباروں کو اس قدر دھوکے دئیے ہیں کہ الامان۔ آریہ اخباروں کے ایڈیٹر جو محض مسافر کی رپورٹ پر سماج کی فتح کے

[1] پرکاش مورخہ ۲۷ جون صفحہ ۱۹ کالم ۳

گیت گاتے ہیں حاضر جلسہ ہوتے تو گو وہ کیسے ہی متعصب ہیں۔ تاہم ان کی یہ رائے نہ ہوتی۔ آج ہم انہی اخباروں (پرکاش۔ آریہ گزٹ۔ آرت وغیرہ) کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ مسافر کی رپورٹ کو غور سے پڑھیں اور نتیجہ نکالیں کہ فتح کس کی ہوئی:

دوسرے روز مباحثہ میں مضمون یہ تھا "عالمگیر مذہب کون ہے ویدک دھرم یا اسلام" میں نے کہا تھا کہ عالمگیر مذہب کے معنے یہ ہیں کہ اس کی تعلیم پھیلنے سے دنیا کا نظام نہ بگڑے۔ آریہ مناظر نے حسب عادت جب ادہر ادہر کی کہیں تو میں نے ایک دفعہ اٹھکر صرف یہ پوچھا کہ عالمگیر مذہب کے معنے جو میں نے کئے ہیں صحیح ہیں یا غلط ہاں [illegible] سے جواب دو۔ آریہ مناظر نے اپنے مشیروں سے پوچھکر یہ جواب "ہاں" میں دیا۔ تو میں نے سوال اٹھایا کہ آج اگر ساری دنیا میں آریہ دھرم پھیل جائے اور [illegible] سال [illegible] ایسا ہی رہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنے انسان اس وقت سے سو سال تک ہونگے ان میں سے کوئی بھی حیوانوں

میں نہ جائے گا۔ اور جتنے حیوان ہونگے وہ اپنی اپنی سزا بھگت کر انسانوں میں آ جائینگے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اُس وقت کے انسانوں کو دودھ کے لئے گائے بھینس بکری رہے گی نہ سواری کے لئے گھوڑا ہاتھی اونٹ نہ شہد کے لئے مکھی بلکہ حسب تعلیم ویدک دھرم چونکہ نباتات میں بھی روح جاتی ہے جو انسانی قالب میں بداعمالی کی مرتکب ہوتی ہے اس لئے نباتات بھی نہونگے اُس وقت ان بھگتوں کی کیا حالت ہوگی تو یہی بھلی۔ یہ نتیجہ اُن کو کس چیز کا ملا۔ اس چیز کا کہ ویدک دھرم دنیا میں عالمگیر ہوگیا۔ اس کے جواب میں آریہ مناظر کی جو حالت ہوئی ہم اپنے لفظوں میں نہیں لکھتے بلکہ مسافر ہی کے لفظوں کو نقل کرتے ہیں۔ اور اُن آریہ اڈیٹروں کے دکھانے کو نقل کرتے ہیں جنہوں نے محض مذہبی تعصب سے مسافر کی فتح کے نقارے بجائے وہ ہمیں مسافر کی عبارت سے اس سوال کا جواب تبلاویں۔ غور سے پڑھئے مسافر لکھتا ہے:-

دوسرے دن کا مباحثہ | آج کا مباحثہ اس مضمون پر تھا کہ ویدک دھرم عالمگیر ہے یا اسلام مولوی صاحب نے کھڑے ہوتے ہی وہی اپنا دقیانوسی اعتراض کیا کہ ویدک دھرم لوگوں کو گناہ کرنا سکھلاتا ہے کیونکہ اُس کی تعلیم یہ ہے کہ سب جیو نیک عمل کر گذریں تو دنیا میں جانور نہ بنیں۔ اونٹ گھوڑا ہاتھی چیونٹی مکھی نہ ملیں پھر انسان اپنا کام کیسے چلائے۔ پنڈت دھرم بیر جی نے اپنی باری میں اس سوال کا معقول جواب دیتے ہوئے قرآنی آیات پیش کرکے پہلی بات تو یہ تبلائی کہ قرآنی خدا جب خود کہتا ہے کہ قرآن صرف مکہ و اس کے گرد و نواح کے لوگوں کیلئے ہے تو مدعی سست وگواہ چست کے مقولہ کے مطابق مولوی صاحب اسلام کو کس طرح عالمگیر کہتے ہیں۔ دوسری بات آیات قرآنی پیش کرکے یہ تبلائی کہ جب خدا خود قرآن میں کہتا ہے کہ میں نے ہی کافروں کو گمراہ کیا ہوا ہے اور اُن کے دلوں پر گمراہی کے پردے ڈالے ہوئے ہیں تو قرآن تمام دنیا کی بہبودی کس طرح کر سکتا ہے۔ تیسری بات یہ کہی کہ قرآنی خدا قرآن میں لوگوں کو گمراہ کرنے کا صرف زبانی ہی وعدہ نہیں کرتا بلکہ اس نے ایسا کرنے کی عملاً کوشش بھی کی ہے یعنے زمین کو ساکن تبلایا ہے۔ سورج کو کیچڑ کے گڑھے میں ڈوبنے والا بیان کیا ہے۔ خلا کو سات آسمان تبلایا ہے۔ اور آسمانوں کی کھال تک کھینچے جانے کا ذکر کیا ہے غرضکہ نہایت ہی گمراہ کرنیوالی تعلیم دی گئی ہے۔ اپنے اس دعوی کو پنڈت جی نے آیات قرآن پیش کرکے ثابت کیا۔ ان زبردست اعتراضات کو سُنکر مولوی صاحب ایسے حواس باختہ ہوئے کہ کچھ کیفیت نہ پوچھئے بڑا لطف آیا۔ آج بھی مولوی صاحب کل ہی والے دلدل میں پھنس گئے۔ یعنی نہ تو بجز اس نامعقول اعتراض کی رٹ لگانے کے کوئی معقول اعتراض ہی پیش کر سکے اور نہ کسی اعتراض کا جواب ہی دے سکے۔ اور ایسی ایسی بے تکی باتیں کہکر وقت گذارنے کہ اگر آج میرے مقابلہ پر پنڈت بھوجدت جی صاحب ہوتے تو مباحثہ میں کچھ لطف بھی آتا۔ اور کچھ علم کے جوہر بھی کھلتے۔ مگر اب میں کیا جواب دوں۔ پریزیڈنٹ کی گھنٹی مجھے جواب دینے سے منع کرتی ہے ورنہ آپ دیکھتے کہ میں کیسے جواب دیتا۔ غرضیکہ ڈیڑھ گھنٹہ بحث رہی مگر مولوی صاحب ایک سوال کے جواب دینے کی کوشش تک کا حوصلہ نہ کر سکے۔ اتنے ہی میں آج پھر اِندر جی کے بھاگ چھینکا ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے بارش آئی کہ پریزیڈنٹ کو قبل از وقت ہی جلسہ برخاست کرنا پڑا۔ آج آریہ سماج کی فتح دوگنی شان میں نمودار ہوئی۔ اور تمام نرپکش سامعین کے دلوں پر پنڈت دھرمبیر کی لیاقت اور ویدک دھرم کی عظمت کا سکہ بیٹھ گیا اور شہر میں یہ مشہور ہوگیا کہ پنڈت دھرمبیر در اصل مولوی ثناء اللہ کے جچا زاد بھائی ہیں پنڈت بھوجدت جی نے آپ کو شدھ کرکے اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے اور چونکہ جسم کے مسلمان ہیں اسی لئے عربی میں مولوی صاحب کا قافیہ تنگ کئے ہوئے ہیں۔ (مسافر ۱۱ جون)

اہلحدیث | آریہ مترو! پہلے اپنے چوتھے اصول کو یاد کرو جو یہ ہے:-

سچ کے ماننے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے (ہاتھی کے دانت)

اس اصول کو مدنظر رکھکر مہربانی کرکے ہمکو مسافر کی اس تحریر سے دکھا دیجئے کہ آریہ مناظر نے ہمارے سوال کا جواب کیا دیا ہے یا کہ:

پنڈت جی نے اپنی باری میں اس سوال کا معقول جواب دیتے ہوئے قرآنی آیات پیش کرکے پہلی بات یہ تبلائی:

ہمیں تو یہ تبلاؤ کہ وہ معقول جواب کیا تھا جس سے یہ سوال اُٹھ گیا اور قرآن پر بھی اس وزن کا اعتراض قائم ہوگیا۔ **پرکاش** اور آریہ گزٹ کے اڈیٹر **صاحبان**: میں اس وقت آپ دونوں کو چیف کورٹ پنجاب کا جج فرض کئے لیتا ہوں اور مسل مقدمہ پیش کرکے بحیثیت جج پوچھتا ہوں کہ مسل میں یہ لکھا ہے کہ معقول جواب دیتے ہوئے قرآن پر سوا اعتراض ہوں۔ وہ معقول جواب مسل میں کہاں ہے؟ جس پر سارا مدار کار ہے مجھے یقین ہے کہ ایڈیٹر صاحبان گو اپنے دھرم کے کیسے ہی پکشپات (تعصب) رکھنے والے ہیں مگر میرے سوال کا زبردست پہلو اُن کو بھی مجبور کریگا کہ مسافر پر صرف ڈگری کیجاوے بلکہ بجرم کذب بیانی اور پبلک دھوکہ دہی کچھ دوسری سزا بھی ملے؟

ناظرین یہ ہے وہ چالبازی جس سے مسافر اپنے ناظرین کی آنکھوں میں **دھول نہیں کنکر** ڈالتا ہے۔ اور جب وہ بیچارے بھولے بھالے اپنی آنکھوں کو ملتے ہیں تو (بہانہ قیمت اخبار) پیچھے سے اُنکی جیبیں کترلیتا ہے

ہاں آپ کا فرمانا بجا ہے:

مولوی صاحب ایک سوال کے جواب دینے کی کوشش تک حوصلہ نہ کر سکے!

بہت خوب!

AsliAhleSunnet.com

مہاشہ جی! آپ کا سوال تھا قرآن صرف مکہ والوں کے لئے ہے۔ چنانچہ آپ نے اس عبارت میں خود ہی نقل کیا ہے دھرم سے کہنا اس کا جواب دیا تھا یا نہیں؟ بھولے ہو تو سنو! شائد یاد آ جائے میں نے کئی ایک آیتیں پڑھی تھیں ایک یہ

مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ

(ہم (خدا) نے تجھ کو اے نبی سب لوگوں کیلئے رسول بنایا ہے)

دوسری آیت تھی:۔

تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا (با برکت خدا نے اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن اتارا ہے تاکہ وہ تمام جہان کے لوگوں کو سمجھا دے)

یہ بھی کہا تھا یا نہیں کہ قرآن مجید کی تعریف ہے:۔

هُدًى لِّلنَّاسِ (سب لوگوں کیلئے ہدایت)

پنڈت جی! مہری سبھا کے بیچ میں جو کتھا ہوئی۔ اور اتر پرشن ہوئے ان کو چھپانا۔ کہو جی کون دھرم ہے! باقی یہ تو ہم کہہ چکے ہیں کہ جو سوال بے تعلق ہوتا تھا بڑے قابل بیرسٹر کی طرح ہم اسکو لغو جان کر چھوڑتے بلکہ سنتے بھی نہ تھے اور اس بات کا ہمکو اخفا بھی نہیں فخر ہے کہ ہم لغو گو نہیں۔ یہ وجہ نہیں کہ وہ سوال لاجواب ہوتے تھے بلکہ یہ وجہ تھی کہ چونکہ ہم اپنے وسیع تجربے سے جانتے ہیں کہ جونہی تمہارے لغو سوالوں کے پیچھے پڑے تمہارا کام بنا۔ تم لوگ اصل مضمون کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی ہانکنے لگجایا کرتے ہو۔ اس لئے ہمارا اصول اور مضبوط اصول ہے کہ ہم اصل سوال کو نہیں چھوڑتے اور زبان حال اور قال سے کہے جاتے ہیں بے

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن بر آید

مگر تم یہ تو بتلاؤ کہ تمنے جو ہمارا سوال خود ہی نقل کیا ہے۔ اس منقول عبارت میں تمہاری طرف سے معقول جواب کیا ملا۔ آہ کیا سچ ہے:۔

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

رہ رہ کر ہمیں آریوں کی ہوشیاری اور دور اندیشی کی داد دینی پڑتی ہے جنہوں نے تحریری مباحثہ سے سخت انکار کر کے اپنی کمزوری کو چھپایا اور پبلک کو دھوکہ دیکر اپنی ذلت کو بشکل عزت دکھایا کمال دانشمندی ہے۔ ورنہ اگر تحریری مباحثہ ہوتا تو جواب معقول اور نامعقول میں تمیز تو ہو جاتی۔ گو دانشمندوں کو اب بھی بفضلہ تعالے ہو گئی اور ہو رہی ہے۔

(باقی باقی)

قادیانی مشن

(ایک محمدی اور احمدی کا مکالمہ)

اخبار الفضل قادیان ۲۶ جون میں ایک مکالمہ چھپا ہے جس کا عنوان ہے "ایک احمدی اور غیر محمدی کا مکالمہ" اس میں راقم مکالمہ نے تعصب سے کام لیکر راستی کو ظاہر نہیں کیا۔ اس لئے ہم اس مکالمہ کی اصل تصویر دکھلاتے ہیں:۔

احمدی:۔ جناب من! آپ بڑے روشن خیال ہیں۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود کی نسبت آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟

محمدی:۔ میں ان کو ایک عالم سمجھتا ہوں۔

احمدی:۔ میرا یہ مدعا نہیں بلکہ مدعا یہ ہے کہ آپ اعتقادی طور پر ان کیا جانتے ہیں!

محمدی:۔ اعتقادی طور پر میں ان کو کلمہ گو جانتا ہوں اور بس۔

احمدی:۔ نہیں ان کے اپنے دعوے کی نسبت آپ کا خیال کیا ہے۔

محمدی:۔ عرصہ ہوا انہوں نے ایک دیوار کے متعلق ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں دعوے کیا تھا اس میں تو وہ کامیاب ہو گئے تھے

احمدی:۔ دنیاوی دعووں سے مجھ مطلب نہیں بلکہ دینی دعوے سے ہے جو انہوں نے اپنی نسبت مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا کیا اس میں آپ ان کو کیا جانتے ہیں!

محمدی:۔ (حیرت سے) کیا حضرت مسیح موعود اور امام مہدی مسعود آ گئے؟

احمدی:۔ ہاں ہاں بیشک وہ مرزا صاحب تھے

محمدی:۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ کیا وہ کام جو ان دونوں بزرگوں کے زمانہ میں ہونے مقدر تھے وہ ہو گئے؟

احمدی:۔ ہاں ہو گئے۔ دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے مسیح موعود (یکسر الصلیب) صلیب توڑ دیگا مرزا صاحب نے صلیب کو توڑ دیا یعنی مباحثات میں عیسائیوں کو ایسا تنگ کیا کہ اب وہ ہمیں نظر نہیں آتے

محمدی:۔ مانا کہ کسر صلیب کا یہی مطلب ہے تو باقی نشانات بھی ہو گئے؟

احمدی:۔ ہاں کچھ ہو گئے اور کچھ ہو جائیں گے

محمدی:۔ بھئی اگر ہو گئے تو ہم بڑے بے نصیب رہے کہ ان کی زیارت سے بھی مشرف نہوئے۔

احمدی:۔ اب کیا ہے ان کے خلیفہ سے قادیان میں ملے گویا انہیں سے مل لیا۔

محمدی:۔ بھئی! کل مولوی صاحب نے جمعہ کے وعظ میں ایک حدیث سنائی تھی کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی یہ نشانیاں ہیں۔ ان میں سے تو کوئی ابھی ظاہر نہیں۔

احمدی:۔ وہ کیا ہیں؟

محمدی:۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی تھی جو میں آپ کو سناتا ہوں:۔

احمدی:۔ ایسی کونسی حدیث ہے جو حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے مخالف ہوگی۔ میں وعدہ کرتا ہوں اگر کسی صریح حدیث سے ہمارے حضرت کا دعوے خلاف ہو تو آج ہی احمدی سے محمدی بنجاؤنگا کیونکہ ہمارے اصل پیغمبر تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مرزا صاحب کو تو ہم اسی حد تک مانتے ہیں کہ وہ آں حضرت کے دین کے خادم ہیں۔ اور اگر ثابت ہو جائے کہ ان کا دعوے ہی سرے سے حدیث کے خلاف ہے تو پھر وہ کیا اور ان کا دعوے کیا؟

AsliAhleSunnet.com

محمدی: میری یاد اگر غلطی نہیں کرتی تو اُس وقت مولوی صاحب کے ہاتھ میں حدیث کی کتاب مشکوٰۃ شریف تھی جس میں ایک باب ہے نزول عیسے ابن مریم

احمدی: میں سمجھ گیا آپ کو نزول کے لفظ پر اعتراض ہے۔ آپ کے خیال مبارک میں یہ سمایا ہوا ہے کہ مسیح اوپر سے آوینگے۔ یہ خیال غلط ہے۔ نزول کے یہ معنے نہیں۔

محمدی: مجھے نزول کے لفظ سے مطلب نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود دنیا میں تشریف لانے کے بعد جو کام کرینگے۔ یعنی جو اللہ کے علم میں اُن کے حق میں مقدر ہیں اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ہمیں معلوم ہوئی ہیں وہ کیا کیا ہیں۔ اور کہ مرزا صاحب نے اُن کو کر دیا۔ یا اُن کے زمانہ میں وہ ظہور پذیر ہو گئے؟

احمدی: ہاں ہاں یہ تو بیشک دیکھنا چاہئے میری خیال میں یہ ایسا عمدہ پہلو ہے کہ جہاں تک مجھے محمدیوں سے گفتگو کا موقع ملا ہے کسی نے یہ پہلو نہیں لیا بلکہ ادھر اُدھر کی سنتے اور سُناتے ہیں کام کی بات تو یہی ہے۔

محمدی: ہاں مجھے بھی ایک مثال ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

احمدی: بیشک میں مانتا ہوں بھلا ایسی صاف بات کون نہیں مانیگا۔ ایک شخص ایک ڈلا ہاتھ میں لیکر دعوے کرتا ہے کہ یہ نمک ہے تو ہم اُس کو چکھ کر مزا لینگے یہی معنے ہیں عرب کی مثال کے الثمرۃ تنبئ عن الشجرۃ (پھل درخت کی پہچان کرا دیتا ہے)

محمدی: ہاں تو وہ حدیث غالباً یہ ہے۔ حضور رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب و لیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعے علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم۔

حضرت عیسے ابن مریم ضرور تم میں اُترینگے۔ حاکم منصف ہوکر۔ صلیب کو توڑ دینگے۔ اور خنزیروں کو قتل کر دینگے یا بحکم قتل کرا دینگے۔ اور کفار سے جزیہ موقوف کر دینگے اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا لوگوں کے کینے اور عداوتیں سب جاتی رہینگی اور حسد سب دُور ہو جاوینگے اور وہ لوگ اتنے غنی ہو جاوینگے کہ اُن کو مال کی طرف بُلایا جائیگا تو اُس کو قبول نہ کرینگے۔

اس حدیث میں جتنی نشانیاں آئی ہیں اُن میں سے ایک بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ پہلی تو کیا ہوتیں وہ تو حکومت پر موقوف ہیں۔ جب تک مسیح موعود کو سیاست نہ حاصل ہو۔ وہ کیسی ہو سکتی ہیں آخری دو نشانیاں بھی نہیں ہوئیں۔ یعنی لوگوں کے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً کینے۔ عداوت۔ حسد وغیرہ بھی تو بدستور ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو لاہور ہی میں مسلمانوں کا حال عموماً اور اخبار والوں کا خصوصاً دیکھ لو مرزائیوں کی دو پارٹیوں میں کیا کچھ سر پھٹول ہو رہی ہے۔

احمدی: یہ بات تو آپ نے خوب نکالی ہے۔

محمدی: بھائی جان آپ نے آج تک غور ہی نہیں کیا۔ تم واہی جھگڑوں میں پڑے رہے کہ حضرت عیسے مر گئے یا زندہ ہیں۔ آسمان پر ہیں یا زمین پر۔ اے بندۂ خدا ہمیں تو دیکھنا چاہئے کہ آنے والے نے کیا کام کیا۔ بس یہی ایک بات ہے تم یہ دیکھو کہ آنے والے سے مسلمانوں کی کسی حالت دینی یا دنیوی میں تغیر تبدل بہتری کی طرف ہوا؟ اگر ہوا تو اُسقدر ہوا جس قدر حدیثوں میں مذکور ہے۔ یا معمولی جو کسی عالم یا صوفی کی صحبت میں بھی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب مرزا صاحب کے متعلق کسی بحث و مباحثہ کی ضرورت نہیں صرف یہ دیکھو کہ وہ کام جو اُن کی تشریف آوری کے وقت ہونیوالے تھے وہ ہو گئے یا نہیں بس۔ ہو گئے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر نہیں ہوئے تو کون چیز ہمکو مجبور کر سکتی ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کو وہ رتبہ دیں جسکا وہ اہل نہیں۔

احمدی: آپ کی تقریر بہت معقول ہے واللہ میں نے اس طرف تو کبھی خیال بھی نہیں کیا کہ مسیح موعود کیوں آئیگا اور اُس کے آنے کا کیا نتیجہ ہوگا میں کیا ہماری جماعت کے بڑے بڑے مقرر اور لیکچرار بھی اس سے بے خبر ہیں۔ وہ بھی بس اتنا ہی جانتے ہیں جو کوئی اعتراض سوال کرے اُنہوں نے ایک ہی بات مشق کر رکھی ہوئی ہے بس یہی کہدیتے ہیں کہ آؤ پہلے حضرت عیسے کی موت حیات پر بحث کریں۔ مگر آپ نے تو ایسا صاف رستہ نکالا ہے کہ اس میں کوئی ایچ پیچ بھی نہیں۔

محمدی: بھائی صاحب! قرآن مجید بھی یہی بتلاتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ مستقیم وہی رستہ ہے جس میں ایچ پیچ نہ ہو۔ اگر یہ طریق آپ کو پسند ہے تو آپ کو خالص محمدی بننے میں کیا دیر ہے؟

احمدی: اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ آج سے میں اس قادیانی اعتقاد سے باز آیا اور جو کچھ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس پر ایمان لایا الحمد للہ۔ خاتمہ بخیر۔

آریہ اخباروں کی غلط بیانی

(از مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی)

مناظرہ جبل پور کی کیفیت ناظرین کسی گزشتہ پرچہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس میں شرائط مناظرہ کو بغیر تفصیل کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ مسافر آگرہ و دیگر آریہ اخباروں نے اُسے بالکل خلاف واقع بیان کیا ہے اس لئے آج دوبارہ اس کیفیت مناظرہ کے بعض حصے پر قلم اُٹھانا پڑا۔

واضح ہو کہ اخبار مسافر و دیگر آریہ اخباروں میں جو یہ شائع ہوا ہے کہ مولوی ابو القاسم نے صحیح بخاری کی بابت مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھا تو اُن کا رقعہ آیا کہ صحیح بخاری مت مانو۔ اس لئے سب حدیثیں اُڑا دیگئیں۔ یہ بالکل غلط اور سفید جھوٹ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب میں آریہ سماج (جبل پور) کے کیمپ میں شرائط مناظرہ طے کرنے کو پہنچا جہاں ڈاکٹر لکشمی دت و ڈاکٹر رگھو ناتھ و دھرم ویر و سوامی پرمانند وغیرہ تھے تو سب سے پہلے یہ امر پیش ہوا کہ ہر ایک مناظر اپنی مستند کتابوں کو کاغذ میں لکھکر دستخط کر دے۔ ڈاکٹر لکشمی دت نے مجھ سے پوچھا۔

AsliAhleSunnet.com

ڈاکٹر:۔ آپ کے نزدیک کون کون سی کتابیں مستند ہیں۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی وغیرہ تو ضرور مستند ہونگی؟ (خود ہی ایک درجن کے قریب نام لیگئے)

میں:۔ ہم مسلمانوں کے نزدیک سب سے مستند تر کتاب قرآن مجید ہے۔ اس کے بعد جامع صحیح بخاری جسکی بابت تمام اہلحدیث (محدثین) کا فتویٰ ہے اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری۔ اور کاغذ پر انہیں دونوں کو لکھدیا۔

ڈاکٹر:۔ کیا صحیح مسلم بھی نہیں؟ واہ یہ ایک نئی بات ہے۔ باقی اور کتابیں صحاح ستہ کی؟

میں:۔ صحیح مسلم کی بابت فتوے مذکور نہیں ہے۔ صحاح ستہ کی اور کتابیں پوری صحیح نہیں مانی گئی ہیں

ڈاکٹر:۔ یہ تو بالکل نئی بات آپ فرما رہے ہیں ذرا مولوی ثناء اللہ صاحب سے تو دریافت کریجئے۔

میں:۔ یہ بہت پرانی بات ہے مجھے ان سے دریافت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کچھ میں طے کردونگا وہ انہیں منظور ہوگا۔

ڈاکٹر:۔ نہیں آپ مہربانی کرکے ذرا اُن سے پوچھ تو لیں۔ دیکھئے وہ کیا کہتے ہیں۔ صحیح مسلم آپ کو ضرور ماننا ہوگا۔ یا یہ لکھدیجئے کہ وہ غیر مستند ہے۔

میں:۔ اچھا میں آپ کی خاطر رقعہ لکھکر دریافت کرلیتا ہوں گو اس کی ضرورت کچھ نہیں ہے صحیح مسلم کو میں مانتا ہوں لیکن معرض استناد میں وہ مثل جامع بخاری پیش نہیں کی جاسکتی لہذا میں غیر مستند کیوں لکھدوں؟

اس کے بعد جب میں نے جیب سے پنسل نکال کر مولانا کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا جس میں واقعات مذکورہ کو بطریق اختصار قلمبند کردیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مولانا ثناء اللہ صاحب کا جواب مولوی حافظ صدیق صاحب مظفرپوری لیکر آئے جس میں یہہ مرقوم تھا کہ صحیح بخاری کے ساتھ صحیح مسلم بھی مان لو۔ لیکن درمیان میں کچھ ایسے وجوہات پیش آئے جس کی وجہ سے صحیح بخاری بھی الگ کردینی پڑی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

جب والنٹیر رقعہ لیکر بائیسکل پر گیا تو پھر سلسلہ گفتگو کتابوں شروع ہوا۔

میں:۔ اچھا تو آپ بھی اپنی مستند کتابوں کو قلمبند کیجئے۔ کام رکنا نہ چاہئے وقت کم ہے۔

ڈاکٹر:۔ بہت اچھا۔ ہمارے یہاں کی مستند کتابیں صرف چار وید ہیں اور جو وید انوکول ہو (اور یہی لکھدیا)

میں:۔ کیا ستیارتھ پرکاش و رگوید آدی بھاش بھومکا و منوسمرتی وغیرہ آپ نہیں مانتے؟ کیا یہ وید انوکول نہیں ہیں؟

ڈاکٹر:۔ نہیں ہم ستیارتھ وغیرہ کو مستند نہیں مانتے۔

میں:۔ یہ بالکل نئی بات سننے میں آئی ہے ستیارتھ و منوسمرتی ایسی معتبر کتابیں ہیں کہ آپ کے سوامی دیانند جی نے اپنی ستیارتھ کو بالکل منو کے حوالے سے بھردیا ہے اور ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کو تمام آریہ سماج مستند تسلیم کرتے ہیں۔

ڈاکٹر:۔ ہاں ہم لوگ قابل استناد نہیں سمجھتے۔ ہم لوگ صرف چار وید کو مستند مانتے ہیں جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

میں:۔ تو اسی طرح مسلمانوں کا بعض فرقہ صحیح بخاری کو بھی مستند نہیں سمجھتا۔ ہم جملہ فرقہائے اہل اسلام کی متفقہ مستند کتاب جس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے صرف قرآن مجید ہے اور بس (اور یہی میں نے دوبارہ لکھکر دستخط کرکے دیا اور پہلے مسودہ کو ردی کردیا۔ اس کے بعد مناظرہ کے تقریری یا تحریری ہونے پر گفتگو شروع ہوئی) یہ تھا اصل واقعہ جس پر آریہ اخباروں نے پردہ ڈالا ہے۔ اور میں اس پر حلفیہ شہادت دینے کو تیار ہوں۔ فقط۔

(محمد ابوالقاسم بنارسی)

گوشوارۂ حساب اہلحدیث کانفرنس

(بابت ماہ جمادی الثانی و رجب ۱۳۳۳ھ)

از ۱۷ اپریل لغایت ۱۴ جون ۱۹۱۵ء

آمد

نقد باقی سابقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ ۱/۳ ؎

چندہ شہر دہلی

از جناب حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب ۔ ۔ ۔ عہ

از حاجی علیخان صاحب مرحوم ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

از خلیفہ عبداللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب عہ

از حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر ۔ ۔ ۔ للعہ

از حافظ محمد صدیق صاحب سوداگر پرتھ ۔ ۔ للعہ

از حاجی محمد بشیر الدین صاحب سوداگر حبفت ۔ ۔ عا

از حاجی نورالحسن سعید الحسن صاحب ۔ ۔ ۔ عا

از حاجی عبدالصمد و محمد ثناء اللہ صاحب ۔ ۔ ۔ عا

از حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ ۔ ۔ ۔ صر

از شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب ۔ ۔ ۔ عہ

از شیخ فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب ۔ ۔ ۔ عہ

از شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ ۔ ۔ ۔ عہ

(میزان للعہ)

چندہ معرفت مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کانفرنس

از گل خان سکنہ جھانڈا ضلع گوڑگانوہ ۔ ۔ ۔ عا

از نہال خان سکنہ لوکری ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

از خیراتی خان " " ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

از مسماۃ مرادی سکنہ اول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

از مسماۃ مرادی دیگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

از سعادت خان سکنہ اول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

از امان خان مذاہ " ۔ ۔ ۔ ۔ عا

(میزان للعہ)

چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحبان واعظان پنجاب

از منشی غلام اللہ صاحب ہوشیارپور ۔ ۔ ۔ للعہ

از جلال الدین صاحب شرکہ غلہ امرتسر ۔ ۔ عہ

از غلام الدین صاحب " ۔ ۔ عہ

از اکرام الحق صاحب وغیرہ ہوشیارپور ۔ ۔ ۔ ۱۱

از مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور عہ

از منشی امام الدین صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ اللعہ

(میزان للعہ)

فروخت ۲ عدد چوغہ رکو آمدہ جلسہ پشاور و جلسہ ... عہ

(۵۶۴)

وصول چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب واعظ

از الور جہڑہ - - - - - - - عہ/
از جان محمد صاحب داروغہ ریاست الور - عہ/
از عبدالغفور صاحب سکنہ ریواڑی - - - عہ/
از نور محمد صاحب " " - - - عہ/
از محمد حسین صاحب " " - " - عہ/
از شیخ سلیمان صاحب بھوانی - - - - عہ/
از الہ دین صاحب " - - - - عہ/
از بہادر خان صاحب " - - - - عہ/
از محمد حسین صاحب " - - - - عہ/
از سید محمد حسین صاحب " - - - - عہ/
از الہ بخش صاحب مستری " - - - - عہ/
از خدا بخش صاحب وغیرہ - - - - - سے/
از مرزا سلطان بیگ صاحب بھوانی - - - ۱۵/
از مولا بخش صاحب - " - - - عہ/
از امیر علی صاحب - - " - - - عہ/
از شیخ وزیر علی صاحب - - - - - عہ/
از مولوی عبدالرحمن صاحب وغیرہ - - - عمہ/
از عبدالرحمن صاحب بانبیاں والی - - - ۹عہ/
از مولوی عبداللہ صاحب کیبیانوالی - - - لعہ/

(میزان ۱۳/ سے)

چندہ معرفت مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری
منشی فضل الدین محمد حسین لاہور موچی دروازہ - - - صمہ/

(میزان صمہ/)

میزان کل آمد ماہ حال مالعہ

خرچ

بنام مولوی شرف الدین صاحب بصیغہ تصنیف بابت تنخواہ - - - - - - صعہ
مولوی محمد امین صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب واعظان پنجاب (تنخواہ ہر دو صاحبان، سفر خرچ) عمہ ۱۲/
مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ (تنخواہ سفر خرچ) عکہ ۲/
مولوی عبدالغنی صاحب واعظ (تنخواہ صعہ سفر خرچ سے) اعمہ ۱۵/
مولوی ابوالحسن صاحب مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام متعلقہ خورد علاقہ کشمیر امداد مدرسہ - - - عہ/

منشی صفدر علی محصل چندہ - - - - - عہ/
خواجہ محمد نصیر صاحب محرر - - - - - صمہ/
مولوی محمد نظیر صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ قصبہ پلول ضلع گوڑگانوہ امداد مدرسہ - - - - - سے/
بنام محمود طالب العلم بنارسی بابت وظیفہ - - - عہ/
محمد اسماعیل ابو حمزہ طالب علم ملتان ماہواری - - - - - - - سے/
خرچ دفتر صدر دہلی - - - - - ۱ عمہ/
خرچ برائے وعظ جیل لاہور ۱۳/ سے
خرچ جلسہ وعظ بتقریب میلہ پھولوالان قطب صاحب دہلی ۳ یوم از ۱۵ جمادی الثانی لغایت ۱۷ ماہ حال ۱۵/ للعہ

میزان کل ماللعہ ۱۲/

بقایا ماہ گذشتہ - - - - - للسماعہ ۱۲/
آمدنی ماہ حال - - - مالعہ ۸/
خرچ ماہ حال مالعہ
باقی بعد منہائی خرچ للسماعہ ۱۳۳۰

گوشوارہ ماہ رجب

بقایا سابقہ - - - - - - - للسماعہ ۱۳۶۳

چندہ شہر دہلی معرفت منشی صفدر علی محصل چندہ گذشتہ

از جناب حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار - - - - - - - عہ/
از جناب حاجی عبدالغفار صاحب منیجر کوٹھی حاجی علی جان صاحب مرحوم - - - - - - - صمہ/
جناب حاجی محمد ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ - - عمہ/
جناب خلیفہ عبداللطیف حافظ محمد اسحاق صاحب عمہ/
جناب حاجی نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر صدر بازار - - - - - - ۶/
جناب عبداللہ و محمد نثار اللہ صاحب " ۶/
جناب حاجی محمد بشیر الدین و حافظ احسان اللہ صاحب ۶/
حاجی عبدالوہاب و احسان اللہ صاحب - - ۶/
حاجی محمد اسماعیل صاحب کلاہ فروش - - - عہ/
نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب - - - - عہ/
فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب - - - عہ/

(میزان سے/)

چندہ معرفت مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کالفرنس

از رحیم خان ساکن جلالپور ضلع گوڑگانوہ - - - عہ/

چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب واعظ

از غلام محمد و میاں حبیب صاحب موضع لیپور - - ۶/
نور الدین صاحب ساکن کوٹ کپورہ - - - عہ/
از جماعت اہلحدیث واڑیانوالی - - - - عہ/
از عبدالرحیم صاحب ممبر کوٹ کپورہ - - - - ۱۰ عمہ/
از محمود والی کوٹ کپورہ - - - - - - عہ/
از رحیم بخش صاحب لوہار " - - - - عہ/
از منڈی ابوہر امام الدین صاحب وغیرہ - - عمہ/

(میزان للعہ ۸/)

چندہ معرفت مولوی ابونعیم محمد ابراہیم صاحب

از منشی عبدالرحیم صاحب ساکن حاجی پور - - عہ/
از نجیب اللہ خان صاحب انسپکٹر موضع مرچا - عہ/
از محمد قاسم صاحب موضع گڑہ - - - - - ۴ عمہ/
موضع قابل پور (متفرق طور پر) - - - - - سے/
از شاطرات دیہہ موضع پانڈی پور - - - - عہ/

(میزان ۱۲/ عمہ)

وصولی ماہ از انجمن تعلیم القرآن والسنہ شہر پشاور عہ
(بابتہ ربیع الثانی و جمادی الاول)

چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ و مولوی محمد امین صاحب واعظان پنجاب

از الہ بخش صاحب سجادہ نشین خانقاہ گودڑ شاہ کالاکی وال ضلع گورداسپور - - - - - - عہ/
از حکیم امام الدین صاحب ساکن میانی ونڈ - - ۶/
از منشی مہر الدین صاحب میانی ونڈ - - - ۶/

(میزان صمہ/)

چندہ معرفت جناب مولوی محمد ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری

از منشی محبوب عالم صاحب چک وجادی ڈاک خانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات - - - - - - عہ/
از منشی شجاع الدین صاحب تخت پڑی راولپنڈی صمہ/
از منشی عظیم الدین عرائض نویس سیپورہ ضلع جہلم صمہ/

AsliAhleSunnet.com

(میزان لعہ)

چندہ معرفت مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی

از حافظ عبدالرحمن صاحب ۳ ماہ از مارچ تا مئی سہ
از حافظ عبدالرحیم صاحب ۳ ماہ مجرع صدر ۶عہ
از حافظ سلیمان صاحب ۳ ماہ از مارچ تا جون سعہ
از سلامت اللہ صاحب چندہ سالانہ از مئی تا دسمبر عہ
شیخ اکرام الحق صاحب ۳ ماہ مارچ تا جون ۱۵ء ... ۶
از عبدالرزاق و محمد ادریس صاحب ۳ ماہ ۱۹۱ از مارچ تا جون عہ
از عبدالعزیز عبداللطیف صاحب ۳ ماہ مجرع صدر عہ

(میزان معہ)

میزان کل ماہ ھذا ماعہ

خرچ

بنام مولوی محمد شرف الدین صاحب بصیغہ تصنیف تالیف - - - - - - عہ
بنام مولوی عبدالغنی صاحب واعظ (تنخواہ عہ سفر خرچ ہے) عہ
بنام مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ (تنخواہ عہ سفر خرچ ۱۰) - - - - عہ
بنام مولوی رحمۃ اللہ و مولوی محمد امین صاحبان واعظان پنجاب (تنخواہ ہر دو صاحبان سے سفر خرچ عہ کل لعہ ۔ منہائی ۲ یوم تنخواہ ۶) - - - - - لوعہ
بنام مولوی ابونعیم محمد ابراہیم صاحب واعظ پورب (تنخواہ عہ ۔ سفر خرچ ہے) عہ
خرچ معرفت مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی بابت ۳ ماہ از مارچ لغایت اپریل ۱۵ء سعہ
خرچ جلسہ علمائے میعاد عمل از کرم جی لغایت ۶ وجب ۳۳ھ - - - - - - عہ
خرچ واعظ کاستی وال ضلع گورداسپور للوعہ
امداد طلبا - - - - - - (للوعہ)
محمود بنارسی - - - - - - عہ
سید امیر حمزہ صاحب تیمی - - - - - عہ
محمد اسماعیل - - - - - - - عہ
منظر الاسلام بنارسی - - - - عہ
امداد مدارس ماہوار - - - - (معہ)
مدرسہ اسلامیہ بلی پور بنام محمد یوسف صاحب عہ
مولوی ابوالحسن صاحب تیمی - - - - عہ
بنام محمد نظیر صاحب پلول ضلع گوڑگانوہ - - - ے
تنخواہ صفدر علی محصل - - - - - عہ
بنام خواجہ محمد نصیر صاحب محرر - - - - عہ
خرچ دفتر صدر - - - - - - - عہ
خرچ دفتر جناب مولوی محمد ثناءاللہ صاحب جنرل سکرٹری امرتسر - - - - - لہعہ

میزان مالعہ

بقایا للوسائیہ

آمد ماہ حال مابتعہ

میزان کل للوممائیہ

خرچ مالعہ

باقی بعد منہائی خرچ للوراسالعہ

(زیور اساتعہ) (نقد للوعہ)

(شیخ) بشیر الدین محاسب کانفرنس

مطلب کی بات اہلحدیث کانفرنس کا حساب ماہوار شائع ہوتا ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ اُن کی اتنی بڑی کانفرنس اور چندہ کل ہیہ؟ پھر کام کیسے ہوگا۔ کانفرنس ہذا کے دل و دماغ میں جو کام ہیں وہ کیا اتنے ہی چندہ سے پورے ہو جاوینگے؟ کمی چندہ کی وجہ یہ ہے کہ باقاعدہ اس بات کی کوشش نہیں ہوئی کہ ماہوار چندے لکھوائے جاویں بلکہ بقول سے "در حضرت کریم تقاضا چہ حاجت ست" ہمدردوں کی ہمدردی پر چھوڑ رکھا ہے۔ مگر دیکھا ہے کہ بے روئے ماں بھی دودھ نہیں دیتی اسلئے بچنے کہلانے کی ضرورت ہے۔ پس ناظرین اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ماہانہ سالانہ چندہ خود ہی لکھوا دیں چاہے ایک پیسہ ہو یا ایک روپیہ اپنی طاقت کے مطابق جرأت کریں۔ آئندہ کو ماہواری حساب کے ساتھ نئے چندوں کی فہرست بھی درج ہوا کریگی انشاءاللہ نائب سکرٹری صاحب اور محاسب صاحب مطلع رہیں

مذاکرۂ علمیہ

بابت مسئلہ اجماع

(از مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی)

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی اہلہا وبعد۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ جمادی اولیٰ میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مسئلہ اجماع ما لہ و ما علیہ پر بسط و تفصیل سے بحث کی ہے حقیقت میں اُنہی کا حق تھا میرے خیال میں اُن کی تحریر اس قابل ہے کہ ہر فرد اہلحدیث اُس کے آخر میں یوں دستخط کردے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اور یہی وجہ تھی کہ اس مضمون پر میں نے اب تک تفصیل کچھ لکھنے کی جرأت نہیں کی تھی۔ لیکن چند اہل علم حضرات کی مخالفانہ تحریر اہلحدیث ۶ رجب و ۴ شعبان میں دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ مضمون کس اہلحدیث عالم کے قلم کا نتیجہ ہے[1] جن کا سنہرا اصول اور سچا مذہب یہ ہے سے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

یا اہل تقلید کا؟ آخرش میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اہلحدیثوں میں وہ بلند ہمتی و فراخ حوصلگی و حریت اور آزادی جو اُن کا مایۂ ناز تھی کم ہونے لگی۔ اور عرصۂ بعید کی متروک و مردود تقلید برنگ دیگر و طرز جدید اُنمیں بھی سرایت کرنے لگی۔ بلکہ پورے طور سے اثر کر گئی میں نہیں سمجھتا کہ علمائے اہلحدیث کا مجالس و محافل میں حریت و آزادی کے پُرجوش واعظات کا ذکر کرنا اور پھر اُس کی تردید پر بھی کمربستہ ہونا کیا معنے رکھتا ہے؟

سے اندرون قعر دریا تختہ بندم کردہ اند
باز میگوئید دامان ترمکن ہشیار باش

اصل یہ ہے کہ اہلحدیث کے دور کو ایک مدت گزر گئی اسی امتداد زمانہ کیوجہ سے اُن کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت میں پستی آگئی۔ حتے کہ اپنے پیمانے ورد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو

[1] مذاکرات میں اتنا شخصی حملہ بھی نازیبا ہے آئندہ رہے۔ (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

بھی بھولنے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ویزا دگئے انا للہ۔ حالانکہ یہ مانتے ہیں کہ شریعت کا مقرر کرنا خدا کا کام ہے۔ اور اُسنے اپنی شریعت اپنے رسولوں کی معرفت مقرر کی ہے جس میں رائے کو کچھ دخل نہیں ہے کیونکہ خدا نے شریعت کو جمعیت آرا سے قائم نہیں کیا۔ اور اجماع سے مراد اجتماع آرا ہی ہے۔ پس اگر سارے جہان کے علماء باتفاق کسی امر پر اجماع کرلیں (حالانکہ یہ غیر ممکن ہے) تو بھی پیغمبر پر اُس کا ماننا واجب نہیں اور جس کی تابعداری نبی پر واجب نہیں[1]۔ اُس کی فرمانبرداری دوسروں (امت) پر بھی واجب نہیں اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے کسی ایسے امر پر جو اُس نے رسولوں کی معرفت اپنے بندوں کے لئے نیک قرار نہیں دیا ثواب کا وعدہ نہیں کیا گو وہ امر مستحسن کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اعمال کا حساب صرف خدا کو متعلق ہے اور اعمال کا حُسن وقبح عقلی نہیں بلکہ شرعی ہے۔ اور کسی امر کے حسن کی انتہا رائے سے معلوم نہیں ہوسکتی اور نہ استحسان عقل سے وجوب شرعی ثابت ہوسکتا ہے۔ پس جب نبی کی موجودگی میں شریعت کے متعلق اجماع کا کچھ اثر نہیں ہے تو نبی کے بعد اجماع یا تو نصوص پر مبنی ہوگا یا قیاس صحیح پر۔ بہر صورت نظر دلیل پر رہی نہ اجماع پر۔ لہذا اتباع اجماع اپنی ذات میں واجبات شرعیہ میں سے نہیں ہوگا اور جو امر اجماع سے ثابت ہوگا اُس کی نسبت یہ ضمانت نہیں دے سکتے کہ یہ خدا کو بھی منظور ہے۔ اور اگر منظور بھی ہو تو ضرور نہیں کہ اظہار شریعت کیوقت خدا تعالےٰ اُس کو بندوں پر واجب بھی کرے۔ پس اجماع کسی طرح واجبات شرعیہ سے نہیں ہوسکتا نیز جب امت کے ایک آدمی سے خطا ممکن الوقوع ہے تو سب سے بھی ممکن ہے۔ اسپر صاحب نورالانوار کا یہ کہنا کہ ایک بال کمزور ہوتا ہے لیکن اُس کے مجموعہ سے ایک مضبوط رسی بن جاتی ہے اس موقع پر صحیح نہیں اس لئے کہ یہ تو ایک فائدہ اتفاق باہمی کا ہے جو محل نزاع سے ایک علیحدہ امر ہے۔ کلام اس میں ہے کہ جب امت کے ہر ایک فرد میں عصمت عن الخطا کی قابلیت نہیں ہے تو اُن کے مجموعہ میں کہاں سے آجائیگی؟ اگر تمام دنیا کے لوگوں کا بھی کسی امر پر اتفاق آرائے ثابت ہو تو جائے تو بھی اُن کی عصمت عن الخطاء کا کوئی ذی عقل قائل نہ ہوگا۔ جیسے کہ ہر ایک حبشی سیاہ ہے تو سب حبشی سیاہ ہونگے۔ یہ نہیں ہوگا کہ سب مل کر گورے اور حسین ہوجائیں۔ صاحب ارشاد نے یہی مثال دی ہے اور بالکل ٹھیک ہے اور یہ امر ایسا بدیہی اور صاف ہے کہ ایک معمولی عقل والے کی سمجھ میں بھی بخوبی آسکتا ہے تعجب ہے کہ قائلین نے اس کو بھی نظری بنادیا۔

چونکہ حجیت اجماع میں بہت اختلاف ہے اسلئے بجوائے آیت فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ اس مسئلہ کو معیار کتاب وسنت پر پرکھنا چاہئے۔ قائلین اجماع حجیت اجماع کے ثبوت میں بڑے زور سے جس آیت کو پیش کرتے ہیں وہ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ ہے حالانکہ اگر غور کیا جائے تو اجماع کو اس سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ علمائے اصول کا یہ مسئلہ متفقہ ہے کہ مشتق پر حکم لگانے میں مبدأ علت ہوتا ہے جیسے کل مسکر حرام میں سُکر علت ہے حرمت مسکر کی۔ اسیطرح آیت مذکورہ میں چونکہ حکم مومنین پر ہے اسلئے اُس کی علت ایمان ہوگی۔ یعنی مومنوں کے خلاف جو شخص طریقہ اختیار کرکے غیر مومن (کافر مرتد) بنجائے وہ جہنمی ہے۔ اس کا شان نزول بھی اسی معنے پر شاہد ہے جیسا کہ تفسیر معالم التنزیل اور جامع البیان میں ہے کہ یہ آیت ارتداد طعمہ کے بارے میں اُتری ہے اور صاحب جلالین وخازن بھی یہی معنے کرتے ہیں۔ ويتبع عبادة الاوثان (خازن) بان یکفر (جلالین) اب دیکھئے کہ قرآن مجید نے سبیل المومنین کی تشریح کیا کی ہے کیونکہ اُس کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے يفسر بعضه بعضا وہ اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ ارشاد ہے إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (پ ۱۸) یعنے مومنوں کو جب خدا و رسول کی طرف فیصلہ کے لئے بُلایا جاتا ہے تو سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا کہتے ہیں۔ اسی طرح اور آیات میں بھی مومنین کا طریق عمل یہی بتلایا گیا ہے۔ پس جو کوئی اُن کے اس طریقہ (سمع وطاعت) کو ترک کرکے دوسری راہ (عدم طاعت) اختیار کریگا وہ ضرور کافر ہوجائیگا۔ اب ناظرین خود انصاف کریں کہ آیت مذکورہ سے اجماع کا ثبوت ہوا یا تردید؟ اسی لئے تو صاحب توضیح نے باوجود حنفی ہونے کے آیت مذکورہ سے اجماع پر استدلال قوی نہیں مانا۔ اور آج کل کے اہل حدیث خواہ مخواہ اُسے حجیت اجماع کی دلیل بتلاتے ہیں یا للعجب وضیعۃ الادب

قائلین اجماع دوسری آیت یہ پیش کرتے ہیں وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا الخ حالانکہ اس آیت میں بھی اجماع پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ امت کے عدول ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُن کا قول ہر امر میں حجت شرعی ہو۔ یہ تو صرف شارع (نبی) کا کام ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ لوگ اگر کسی امر کی خبر دیں تو وہ غیر معتبر نہ ہوگی۔ نہ یہ کہ ان کا اتفاق امر دینی ہوجائیگا۔ علاوہ بریں یہ آیت بظاہر صحابہ ہی کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ قیامت تک کے افراد امت اس کے مصداق ہیں۔ اور امت کی عدالت معلوم ہے خود فرمان نبوی موجود ہے ثم یفشوا الکذب جیسا کہ فی زماننا نظر آرہا ہے۔ پس بداہتاً آیت کا ظاہر محال معلوم ہوتا ہے لہذا آیت مذکورہ کا مطلب ایسا ہونا چاہئے جو ہر زمانہ میں صادق آسکے۔ وہ بقرائن دیگر آیات یہ ہے کہ درحقیقت اُس وسطیت کے موصوف افراد امت نہیں بلکہ دین محمدی موصوف ہے یعنے خدا نے دین محمدی کو ایسا متوسط بنایا ہے کہ اس میں نہ یہود جیسی افراط ہے نہ عیسائیوں کی سی تفریط۔ یہی معنے اُس آیت کے بھی ہیں جو قائلین کی طرف سے بطور تیسری دلیل کے پیش کیجاتی ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ

[1] اجماع قائلین کے نزدیک بھی نبی پر حجت نہیں۔ فافہم (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

اُمۃً وسطاً ۔۔۔ کُنتم خیر امۃ ۔۔۔ کیونکہ خیریت اور وسطیت اتباع پر موقوف ہے نہ کہ افراد امت کو ذاتی طور پر حاصل جب اتباع موقوف علیہ ٹھیرا تو خیریت اور وسطیت در اصل دین کی صفت ہوئی نہ افراد امت کی۔ علاوہ ازیں آیت کُنتم خیر اُمّۃٍ کے آخر میں دلیل خیریت جو بیان فرمائی گئی ہے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے تم لوگ اُن کاموں کا حکم کرتے ہو جو اس شریعت میں نیک ہیں اور اُن امور سے منع کرتے ہو جو اس دین میں بُرے ہیں اس کو اجماع ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس کام کے نیک اور بد ہونے پر دلیل قرآن وحدیث ثابت ہوتے ہیں فاین هذا من ذاک واین السمک من السماک اسی وجہ سے تو صاحب مسلم الثبوت نے حنفی ہو کر آیت اُمّۃً وّسطاً سے اجماع ثابت کرنے والوں پر اعتراض جڑ دیا ہے حیث قال فیہ ان العدالۃ لا ینافی الخطاء مطلقا (صفحہ ۲۱۵) یعنی عدالت خطاء کے منافی نہیں ہے۔ اور ان دنوں کے علماء اہلحدیث اُس کو اجماع کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں یا حسرۃ علی العباد۔

اب آئیے ذرا ان حدیثوں کی جانچ پڑتال بھی کی جائے جسے حجیت اجماع میں قائلین اجماع تقلیداً للبعض پیش کر دیا کرتے ہیں۔ سب سے پہلی حدیث جو بڑے چوبتلہ سے لکھی اور پیش کی جاتی ہے اور اُس کے بہت سے طرق مختلف کتب احادیث سے نکال کر اُس کو درجۂ صحت پر پہنچایا جاتا ہے یہ ہے لا تجتمع امتی علی ضلالۃ (بالفاظ مختلفہ) اولاً اس حدیث کو اگر امور دینیہ سے متعلق مانیں تو اس میں ضلالت سے مراد کفر و بدعت لینگے اور اگر اس مراد سے تنزل کریں تو زیادہ سے زیادہ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ امت محمدی میں ایک جماعت ہمیشہ حق (دین) پر رہے گی۔ بہر حال اس کو حجیت اجماع سے کچھ تعلق نہیں۔ اور اگر بالفرض تعلق تسلیم کر لیا جائے تو غایت ما فی الباب اجماع کا ماننا مباح ثابت ہوگا نہ واجب۔ اور یہ مسلک قائلین کے خلاف ہے۔ ثانیاً صحیح امر یہ ہے کہ یہ حدیث امور سیاسیہ وانتظامیہ کے متعلق ارشاد ہوئی ہے جیسے نصب خلیفہ۔ ایسے امور میں اتفاق امت حجت ہوگا۔ کیونکہ ایسے امور کے لئے ارشاد خداوندی موجود ہے وامرهم شوریٰ بینهم اس آیت کا اور حدیث مذکور کا مفہوم و مآل واحد ہے لہذا اُس روایت کو ما نحن فیہ کوئی علاقہ نہیں ہے فافہم ولا تعجل۔

قائلین کی دوسری اور نئی دلیل جو آج کل پیش کی جاتی ہے یہ حدیث ہے اتبعوا السواد الاعظم وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار حالانکہ اس کو بھی اجماع سے کچھ علاقہ نہیں ہے اور نہ سواد اعظم کو اجماع کی دلیل میں کسی نے آج تک پیش کیا ہے۔ ان مقلدین تقلید کے ثبوت میں البتہ اس کو پیش کرتے ہیں۔ اُن کے جواب کے لئے یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ سواد اعظم زیادہ سے زیادہ جمہور کا مرادف ہوگا۔ اور جمہور و اجماع میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور جمہور بھی اصل میں کوئی چیز نہیں ہے۔ قاضی شوکانی رح اکثر اپنی کتاب نیل الاوطار کی بابت فرمایا کرتے ذالک لمن لم یخف هیبۃ سوط الجمهور یعنے اس سے وہی فائدہ اُٹھائیگا جو جمہور کے کوڑے سے نہ ڈرے۔ اسی لئے انہوں نے بسا جمہور کا خلاف کیا ہے۔ اور جب اجماع کا ثبوت دلائل قطعیہ سے نہیں ہوتا تو جمہور کا ثبوت کھلے مشکل ہے بہر حال حدیث سواد اعظم کو اجماع متنازعہ فیہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بھی امور سیاسیات کے متعلق ہے چنانچہ محدثین نے بھی فضائل جماعت و وعید در خروج از جماعت کی حدیثوں کو کتاب الامارۃ ہی میں ذکر کیا ہے۔

مذاکرہ علمیہ

(بابت اجماع)

اجماع کے متعلق مختلف مضامین اخبار اہلحدیث میں دیکھے۔ میری رائے میں سب سے پہلے اس بات کو معلوم کرنا چاہیئے کہ اجماع سے اہل اصول کی کیا غرض ؟ پھر اُس کے حجت و عدم حجت پر بحث کیجاوے کیونکہ اس بحث کی ابتدا اہل اصول سے ہے نہ اہل اصطلاح زمانہ سے۔

اس کے بعد اجماع کی حقیقت اچھی طرح کھل جائیگی۔ کہ معتبر ہے یا نہ۔ ارشاد الفحول میں ہے کہ لا ینعقد الاجماع مع مخالفۃ اثنین یعنے اجماع معتبر و مقبول نہیں ہوتا اگر دو بھی آدمی اس کے مخالف ہوں۔ اسی کے قریب قریب اور اصولیوں نے بھی کہا ہے۔ نتیجہ صاف ہے۔

کوئی ایسا مسئلہ پیش کیا جاوے جس میں کم از کم قطع نظر لفظ اُمت کے اجماع سلف ہی کسی مسئلہ پر ثابت ہو۔

غالباً اس سے زیادہ فیصلہ کن بات اور نہ ہوگی نہایت ہی مختصر فیصلہ ہے۔ مگر اس کے لئے مجیب صاحب غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ پھر میں اسکو ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کئے دیتا ہوں تاکہ مجیب صاحبوں کو تکلیف نہ کرنی پڑے شریعت محمدیہ کوئی کا کوئی مسئلہ ایسا پیش کیا جاوے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ثبوت نہ ہو اور محض اجماع سے وہ ثابت ہو۔ اور پھر اُس پر سلف کا عملدرآمد بھی ہو۔ اگر اس کے بر خلاف ہوا یعنی اُسکی کچھ بھی سند رسول اللہ صلعم سے ثابت ہوئی اور پھر اجماع ہو گیا تو یہ اجماع کی وجہ سے معمولی بہانہ ٹھیرے گا بلکہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے۔ اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ دین محمدی محمد صلعم کے زمانہ میں آپ کی زندگی میں پورا ہو چکا۔ اور کوئی کام دین کا باقی نہ رہا۔ غالباً کوئی فرد مسلم اس کا منکر نہ ہوگا۔ چونکہ ارشاد خداوندی ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فیصلہ صاف ہے جب دین آپ کے زمانہ میں پورا ہو چکا تو اجماع کہاں رہا اور پھر قانون محمدی نے تو بالکل ہی فیصلہ کر دیا۔ فرمایا ترکت فیکم امرین دو قانون تمہارے لئے

نوٹ۔ اسی مطلب کا ایک مضمون مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ کی طرف سے اہلحدیث مورخہ ۲۸ شعبان میں شائع ہو چکا ہے (ایڈیٹر)

(۷۵۶)

AsliAhleSunnet.com

(۷۵۶)

حجت شرعی ہیں باقی کچھ نہیں اسی لئے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں من ادعی وجود الاجماع فھو کاذب

آخری فیصلہ اجماع سے اہل اصول کی کیا غرض ہے اجماع امت یا اجماع سلف۔ اگر اجماع امت۔ تو یہ ناممکن ہے کیونکہ لفظ امت سب امت محمدیہ پر شامل ہے اور وہ ہر بنی آدم جو پیدا ہونے والے ہیں کو بھی حاوی ہے پس پیدا ہوئے نہیں اور پہلے ہی سے اجماع کرلیا۔ اور اگر صرف سلف ہی مراد ہو تو اس کی کیا دلیل۔ بعدہ فیصلہ مذکور کی مثال دیں۔ ورنہ سمجھ رکھیں کہ اجماع حجت شرعی نہیں ہے والعلم عند اللہ۔

(راقم عبد الستار کلانوری تلمیذ مولانا عبد الوہاب صاحب صدر دہلی فی الحال رجود ہپور)

تعاقب جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۷

(بابت نسخ نکاح زانیہ)

اخبار اہلحدیث ۲۱ رجب میں مولوی عبد المجید صاحب مالیگانوی کی تحریر نظر سے گزری۔ سراپا حیرت بن گیا۔ مولوی صاحب نے آیات قرآن مجید اور ان کے احکام کو عہد نبوی کے لوگ اور صحابہ کے ساتھ مختص کر دیا ہے۔ تعجب اور نہایت تعجب ہے کہ علمائے اسلام کا مشہور مسئلہ آیت کا مورد خاص ہوتا ہے حکم عام کیا مولوی صاحب ممدوح کو اس اصول سے اختلاف ہے؟ بصورت اختلاف ہم ساکنین عجم پابندی شرع سے بالکل مرفوع القلم ہو جائیں گے کیونکہ آپ نے جب خصوصیت مورد کے ساتھ حکم کی خصوصیت بھی تسلیم کرلی ہے تو پھر ہم کس امر کے مکلف رہے؟ چنانچہ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں:۔

یہ تحریم نکاح بباعث زنا خاص مرثد (غنوی) کے حق میں ہے نہ کہ تمام لوگوں کیلئے ہے (صث کالم ۲)

آگے ایک دوسری آیت کی بابت رقمطراز ہیں

اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ الخ یہ عبد اللہ بن ابی کی طرف اشارہ ہے (الیٰ قولہ) بس یہی مراد ہے (صث کالم ۲)

علیٰ ہذا القیاس تمام احکامی آیات میں کسی نہ کسی خاص شخص کی طرف بقول مفسرین اشارہ نکل ہی آئیگا تو قرآن مجید کی تمامی آیات انہیں کے ساتھ مختص ہو گئیں پھر اس کتاب کو ھدی للناس اور ذکر للعالمین کیوں فرمایا گیا؟ و یا للعجب۔

آگے آپ نے بلا تحقیق بعض مفسرین کی تقلید کر کے چند ایسی آیات میں نسخ کا فتویٰ جاری کر دیا ہے جس میں ذرا بھی اختلاف نہیں ہے جس پر خود ایڈیٹر اہلحدیث (سلمہ ربہ) کو نوٹس لینا پڑا۔ حالانکہ محقق مفسرین ہرگز ان میں نسخ نہیں مانتے چنانچہ ملاحظہ ہو مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

اور نیز آیت وَحُرِّمَ ذَالِکَ الخ درصل منسوخ ہے۔ ناسخ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی الخ کی آیت ہے (صث کالم ۲)

حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں من یقول ھذا الحکم صار منسوخا فحیل ناسخہ الاجماع کالجبائی وعموم قولہ تعالیٰ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ الخ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی الخ قال المحققون ھذان الوجھان ضعیفان (ص۳۲۱ ج ۶) یعنے جو شخص آیت وَحُرِّمَ ذَالِکَ الخ کو منسوخ کہتا ہے اور اس کا ناسخ اجماع[1] کو سمجھتا ہے یا آیت فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ الخ یا اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ الخ کو ناسخ مانتا ہے۔ یہ دونوں دلیلیں ضعیف ہیں۔ مطلب یہ کہ ان دونوں دلائل سے آیت مذکورہ منسوخ نہیں ہو سکتی اسی لئے تو صاحب تفسیر غرائب القرآن نے لکھا ہے ذالک الحکم باق الی الاٰن (ص۴۲ ج ۱۸) اور جن حضرات مفسرین نے آیت وَحُرِّمَ ذَالِکَ کو منسوخ بھی کہا ہے انہوں نے ایسے صیغے کے ساتھ کہا ہے جس سے اس قول کا عدم تیقن آشکارا ہوتا ہے۔ مثلاً صاحب تفسیر ابن کثیر قیل کہتے ہیں اور صاحب مدارک قیل لکھتے ہیں۔ یہ دونوں صیغے مجہول کے ہیں جو اکثر عدم جزم کے لئے آتے ہیں۔ بہر حال وفلا تامل آیت وَحُرِّمَ ذَالِکَ ہرگز منسوخ نہیں ہے بلکہ اب تک اس کا حکم باقی ہے۔

مولوی صاحب موصوف ایسا ہی فتوے آگے ایک دوسری آیت پر جاری کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکَاتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ الخ یہ بھی منسوخ ہی ہے اور اس کی ناسخ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ ہے اور خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واجماع امت ہے (صث کالم ۲)

مولوی صاحب کو ہنوز یہ پتہ نہیں کہ جو لوگ ان آیتوں میں نسخ کے قائل ہیں وہ کس کو ناسخ کہتے ہیں اور کس کو منسوخ! سنئے۔ تفسیر فتح البیان میں ہے ھذہ الاٰیۃ ناسخۃ لاٰیۃ المائدۃ وانہ یحرم نکاح الکتابیات والمشرکات وھذا احد قولی الشافعی وبہ قال جماعۃ من اھل العلم انتھی (ص۲۳۴ ج ۱) یعنی آیت وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکَاتِ الخ جو سورہ بقرہ کی ہے یہ ناسخ ہے آیت سورہ مائدہ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ کی۔ اہل علم کی جماعت نے یہی کہا ہے لیجئے مولوی صاحب! آپ جسکو منسوخ کہتے ہیں وہ درصل ناسخ ہے اور جس کو آپ نے ناسخ سمجھا ہے وہ منسوخ۔ یہ کیسی الٹی ہوئی؟ اور امام شافعی اور اہل علم کی ایک جماعت یہی کہہ رہی ہے۔ معلوم نہیں وہ آپ کا اجماع اور وہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہے۔

اب سنئے اصل تحقیق:۔ میرے خیال ناقص میں ان دونوں آیات میں نہ تو کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ۔ زیادہ سے زیادہ آیت وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکَاتِ الخ کو عام مخصوص منہ البعض کہہ سکتے ہیں اور یہی صاحب تفسیر خازن بھی لکھتے ہیں:۔ حیث قال لم ینسخ منھا شیٔ ولم یستثن وانما حکمھا عام مخصوص

[1] سبحان اللہ۔ اجماع کو یہاں تک درجہ دیا گیا کہ قرآن مجید کا بھی ناسخ ہونے لگا۔ اجماع کا آڑ ترک قرآن وحدیث کے لئے اچھا بہانہ ہے قائلین کو مبارک ہو (ستار)

AsliAhleSunnet.com

الیٰ آخرہٖ (رکوع ۱۵ پ۱) یعنی آیت وَلَا تَنکِحُوا المُشْرِكَاتِ نہ تو منسوخ ہے اور نہ اس سے کوئی حکم مستثنےٰ ہے بلکہ یہ عام مخصوص (منہ البعض) ہے - بہر حال مولوی صاحب کا فتوائے مذکور درست نہیں -

اسی طرح آگے چل کر آپ نے آیت فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ کو بھی منسوخ کہدیا ہے حالانکہ یہاں اجور سے مراد مہر ہے اور بیوی کو مہر دینا کسی حالت میں منسوخ نہیں - کہاں تک میں خامہ فرسائی کروں - گزارش یہ ہے کہ اہل علم حضرات ایسی تحریر سے جو عدم تحقیق پر مبنی ہو احتراز کیا کریں ہم کم علموں کو ایسی تحریریں پڑھکر بڑی الجھن ہوتی ہے امید ہے کہ میری یہ سمع خراشی معاف کیجائیگی والسلام -

(خاکسار ابو اسرائیل محمد اسماعیل ساکن پریوا نرائن پور ضلع پرتابگڈھ سابق واعظ اہلحدیث کانفرنس دہلی)

علمائے راسخین اور مفوضین سے چند سوال

قال الله تعالیٰ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا یعنے خداوند عالم کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا ہے مگر موافق اُس کی قوت سمعی کے - تو سوال یہ ہے کہ انسان کو خداوند کریم نے پیدا کیا اور اسکو اشرف المخلوقات بنایا اور احکام شرعی کے اوپر مکلف کیا اور طاعت اور غیر طاعت کے جزا اور سزا مقرر کردی حتے کہ مشرک کے لئے خلود نار کا وعدہ فرمایا جس سے ابدالآباد اُسے مخلصی نہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے افعال کا خالق اور فعل مختار ہے تب ہی تو اُس کے افعال پر جزا و سزا ہے اگر اپنے افعال کا خالق اور فعل مختار نہ ہوتا تو اُسپر احکام شرعی کی تکالیف نہ دیجاتیں کیونکہ درصورت عدم اختیار تکلیف مالایطاق کہا جاویگا - مگر دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ذات باریتعالیٰ کے کسیکو کچھ اختیار نہیں اور بغیر حکم خداوند کریم کے ایک ذرہ نہیں ہل سکتا - عقائد میں بھی ایسا ہی ہے کہ بغیر ارادہ الٰہی کچھ نہیں ہو سکتا - از منہ ثلاثہ کا وہی متصرف اور مختار مطلق ہے جو چاہا کیا اور جو چاہتا ہے کرتا ہے - اور جو چاہے گا کریگا - بلکہ ہدایت و ضلالت کو اپنی ہی طرف نسبت کیا قوله تعالےٰ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا -

اب ان دونوں صورتوں میں کیا - اوبل اور تطبیق ہے - اگر یہ کہا جاوے کہ انسان فعل مختار کردیا گیا ہے اس وجہ سے جزا اور سزا ہے تو اسپر بھی یہہ سوال وارد ہوتا ہے کہ خداوند کریم عالم الغیوب ہے اور ازل سے ابد تک کل کا عالم ہے اور اسی شان کے اوپر مقادیر خلائق پچاس ہزار برس قبل ہی سے مقرر کردیا - کما رواہ مسلم عن عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم كتب الله مقادير الخلائق قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة قال وكان عرشه على الماء وہ خوب جانتا تھا کہ بنی آدم کو ہم احکام شرعی کی تکلیف دینگے اور وہ عاصی ہونگے الا ماشاء اللہ کہ ہمارے حکم کے اوپر قائم رہیں گے - اور اسی علم یقینی کے اوپر جنت اور دوزخ کو پہلے سے تیار کردیا - اب اعتراض یہ ہے کہ خالق المخلوقات باوجود ایسے شفیق ہونے کے کہ ماں سے بھی بڑھکر اپنے بندوں پر شفقت کرتا ہے اور عاصی بندوں کی توبہ پر ایسا خوش ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شخص جنگل میں اپنا اونٹ معہ اسباب و سامان گم کردے اور اُس کے ملنے سے مایوس ہوکر کسی درخت کے تلے سو رہے اور جب اُس کی آنکھ کھلے تو وہ اپنا اونٹ معہ سامان پاکر خوش ہو -

علے ہذا القیاس محبت و شفقت خداوندی میں بہت احادیث ہیں بوجہ طوالت نقل نہیں کیگئیں - تو باوجود ایسی محبت اور شفقت کے کیوں اپنے پیارے بندوں کے اوپر یہ بوجھ رکھدیا جس کے نہ اُٹھانے کی وجہ سے ناری ہوا - کیا شفقت اور محبت کی یہی دلیل ہے کہ مادر مشفق اس بات کو بخوبی جانتی ہو اور جاننا کیا بلکہ قطعی یقین ہو کہ ہم اگر اپنے پیارے بچے کو اس دریا کے عبور کرنے کا حکم کرینگے تو وہ نہیں کر سکیگا بلکہ غرق ہو جائیگا باوجود اس علم اور یقین کے وہ اس حکم کی تعمیل پر مجبور کرے ؎

ايدركني ظالم وانت نصيري
واظلم في الدنيا وانت نصيري
وعار على راعي الحمى وهو قادر
اذا ضاع في البيداء عقال بعير

(ترجمہ) کیا پکڑے گا کوئی ظالم حالانکہ تو میرا حامی ہے ٭ اور کیا میں ظلم کیا جاؤنگا دنیا میں حالانکہ تو میرا ناصر ہے ٭ اور عار و دشوار ہے شبان پر اپنے تئیں باز رکھنا باوجود ہونے قدرت کے ٭ اُسوقت جب گم ہو وے بیابان میں عقال شتر کا ٭ وقوله تعالیٰ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ بموجب اس آیت کریمہ کے انسان بالغ مکلف پر اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو اُس کے ہاتھوں کی کمائی ہے اور اطفال شیر خوار غیر مکلف جو انواع اقسام کے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں یہ کس کمائی کا نتیجہ ہے اور یہ تکلیف مالایطاق نہیں تو اور کیا کہا جاویگا -

یہ سوال ہمارا علمائے مفوضین سے نہیں ہے بلکہ علمائے راسخین اور متاولین سے ہے - اور یہ سوال باغوا نہیں ہے بلکہ مثل قول حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ باوجود کامل یقین اور ایمان کے واسطے اطمینان قلب کے احیاء اموات کے بارہ میں رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ کہا تھا ٭

امید کہ جناب فاضل ایڈیٹر صاحب (دام فیضہ) اس کی طرف کامل توجہ فرماوینگے و نیز جملہ ناظرین اہلحدیث کو اس کی طرف توجہ دلاکر راقم کی تشفی فرمائیں گے ٭ والسلام خیر ختام (راقم یکے از خریدار)

ایڈیٹر - میری ناقص سمجھ میں جو اس کا حل ہے - میں تو اُس کو تفسیر ثنائی اُردو جلد اول میں زیر آیت ختم اللہ لکھ چکا ہوں - اور علمائے کرام سے امید ہے وہ اُس سے بھی اچھا لکھینگے ٭ انشاء اللہ -

ثماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت قیمت ۱؍ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۲۱۷ - زید نے اپنا مکان بکر کے پاس ۵۰ روپے لیکر رہن بالقبض کا دستاویز اسٹامپ پر تحریر کر دیا۔ مگر عمل اس کا یوں ہوا کر زید مذکور نے مکان رہن شدہ ڈھائی روپیہ کرایہ بکر کو دینے کا عہد کرکے علیحدہ کرایہ نامہ لکھدیا اور اسی مکان میں رہا۔ کرایہ مکان کی حیثیت سے نہ دیا گیا بلکہ روپوں کے لحاظ سے۔ ایسے رہن کیلئے شرع میں کیا حکم ہے (عبدالستار از مکھیڑ ضلع نادیر)

ج نمبر ۲۱۷ - کرایہ دینا ہے (خواہ تھوڑا ہے) تو جائز ہے۔

س نمبر ۲۱۸ - ایک شخص نے بغرض سلوائی خیاط کو کپڑا دیا۔ کوٹ بنادانگی اجرت سلوائی اس اقرار سے لیگیا کہ شیرواں لیجاتے وقت دونوں کے پیسے ادا کر دونگا جسکو دو سال کا عرصہ ہوا نہیں لیگیا شیروان مذکور جو امانت ہے اس کا کب تک انتظار کیا جاوے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۸ - ایسی صورت میں عرف عام پر حکم ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ انتظار کے بعد اس چیز کو فروخت کرکے دام وصول کر لے اور بقیہ اس کو پہنچا دے۔

س نمبر ۲۱۹ - بعض حضرات بیان کرتے ہیں کشف القبور ایک علم ہے جس سے قبروں کے مردوں کے نیک و بد حالات معلوم ہوتے ہیں کیا یہ علم صحیح ہے یا نہیں (عبدالستار از مکھیڑ ضلع نادیر)

ج نمبر ۲۱۹ - کشف القبور کا ثبوت اتنا ملتا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لیگئے تو فرمایا ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اگر حضور کا یہ علم اُن مخصوصات میں سے نہیں ہے جو خاصۂ نبوت ہیں تو امت کے صلحاء کو بھی اس کا حصول ممکن ہے۔ چنانچہ بعض صوفیاء کرام نے اس کا ادعا کیا ہے۔ اور بعض نے تو اس کے حصول کے لئے قواعد اور وظائف بتلائے ہیں۔ واللہ اعلم (ارداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۰ - مذہب حنفیہ موافق شریعت کے ہے یا نہیں اور اس مذہب کے مسائل قرآن و حدیث کے مطابق ہیں یا نہ؟ (محمد عبداللہ خریدار عـ۲۳۱۶ لال باغ دیناجپور)

ج نمبر ۲۲۰ - مذہب حنفی ہو یا شافعی کوئی اہل ہو انسانی نقصان فہم سے خالی نہیں ہر ایک میں کوئی نہ کوئی غلطی ہے۔ مگر اہلحدیث کا مذہب چونکہ کسی عالم یا مجتہد کی رائے پر مبنی نہیں بلکہ صرف آیت یا حدیث پر مبنی ہے اس لئے اس اصل مذہب میں غلطی نہیں۔ اہل مذہب میں غلطی ہو تو ممکن ہے

س نمبر ۲۲۱ - تہجد کی نماز کتنی رات میں پڑھنی چاہئے۔ فجر کی اذان کے بعد پڑھی جاتی ہے یا نہیں صلوٰۃ اللیل کے کیا معنے ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۱ - نصف شب کے بعد اور اذان صبح سے پہلے۔ صلوٰۃ اللیل کے معنے یہی ہیں کہ صبح سے پہلے پہلے ختم ہو جاوے۔

س نمبر ۲۲۲ - لوگ عشاء کی نماز پڑھکر ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں ساتھ اس کے دعاء قنوت پڑھا کرتے ہیں۔ ایسا پڑھنا حضرت سے ثابت ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۲ - وتر ایک رکعت تو ثابت ہے مگر اس میں دعا [illegible] آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن دعاء قنوت کا پڑھنا جائز ہے بدعت نہیں کیونکہ صحابہ سے ثابت ہے۔

س نمبر ۲۲۳ - بیت المال یعنے زکوٰۃ فطرہ صدقہ قربانی کے چمڑے کی آمدنی سے مسجد کو دینا حضرت صلعم اور صحابہ کے زمانہ میں بیت المال کون سے کام میں خرچ ہوا تھا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۳ - جمہور علماء منع کرتے ہیں بعض جائز کہتے ہیں۔ خاکسار کے علم میں جائز ہے مصارف زکوٰۃ میں ایک لفظ فی سبیل اللہ آیا ہے وہ عام ہے ہر نیک کام میں خرچنے کو فی سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں۔ آں حضرت کے زمانہ میں بیت المال مسلمانوں کی ہر قسم کی ضرورت میں خرچ ہوتا تھا سب سے زیادہ جہاد اور اسباب جہاد میں صرف ہوتا تھا۔

س نمبر ۲۲۴ - معراج امتی حدیث صحیح ہے یا نہیں یہ کون سی حدیث میں ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۴ - یہ کوئی حدیث نہیں درمختار کے دیباچہ میں لکھی ہے جو محدثین کی روایت سے ثابت نہیں۔ صاحب سفر السعادت نے بھی اس کو بے ثبوت کہا ہے۔

س نمبر ۲۲۵ - آمین بالجہر و رفعیدین و سینے پر ہاتھ باندھنا سنت موکدہ ہے یا غیر موکدہ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۵ - کسی کام کو سنت موکدہ کہنا کسیکو غیر موکدہ کہنا یہ پچھلے لوگوں کا کام اور اصطلاح ہے۔ صحابہ میں یہ مروج نہ تھا۔ اسلئے اس سوال کا جواب بطریق محدثین اور سلف صالحین یہی ہے کہ یہ کام سنت ہیں اور بس مناظرین علماء کے طریق اس کا جواب یہ ہے کہ سنت غیر موکدہ ہیں۔ یعنے ان کے کرنے پر ثواب ملتا ہے نہ کرنے پر عذاب کا مستوجب نہیں ہوتا۔

س نمبر ۲۲۶ - لڑکی کے ولی نے دولہا کے ولی کے پاس سے یا دولہا کے پاس سے کچھ روپیہ جسے بنگالہ ملک میں پون کہتے ہیں لے سکتا ہے یا نہیں۔ ایک مولوی صاحب ہیں جو جائز کہتے ہیں اور ایک مولوی صاحب اس کو حرام بولتے ہیں۔ آپکی کیا رائے ہے؟ (محمد عبداللہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ خریدار اہلحدیث عـ۲۳۱۶ لال باغ دیناجپور)

ج نمبر ۲۲۶ - لے سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پہلے ہی لے لیا تھا۔

(تمہارا آٹھواں سوال سمجھا نہیں گیا)

(۲ رداخل غریب فنڈ)

اطلاع - سوالات کے ساتھ غریب فنڈ کا خیال رہنا چاہئے جو صدقہ جاریہ ہے (مفتی)

AsliAhleSunnet.com

مُتفرقات

شکریہ اہالیانِ جبلپور

جبل پور کے مباحثہ کی کیفیت شائع کرنے اور اُس کے متعلق مسافر کی غلط بیانیوں کے جوابات دینے میں ہم اپنے ایک ضروری فرض سے غافل ہو گئے جو آج ادا کرتے ہیں۔

مسلمانانِ جبل پور نے جس محبت ۔ اخلاص اور ہمدردی سے ایام مناظرہ میں انتظام اور مہمانوں کی خدمت کی ہے اُس کا نیک بدلہ تو وہ خدا ہی اُنکو بخشیگا جس کی رضا جوئی کے لئے اُنہوں نے اتنی محنت کی۔ تاہم بحکم حدیث جن جن صاحبوں نے ہماری (مہمانوں کی) خدمت اور انتظام جلسہ میں محنت کی ہے ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کی یہہ خدمت قبول فرما کر اُن کو بہت اچھا بدلہ دے۔

سب اصحاب کے نام نہ ہمیں یاد ہیں نہ نام بنام ذکر کرنے کی حاجت ہے تاہم جتنے یاد ہیں وہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب ڈاکٹر جہانگیر خان صاحب مع برادر اور خاندان حاجی سردار خان صاحب سوداگر منڈلہ مع خاندان حاجی ذکریا خان صاحب مع خاندان مولوی فضل الدین صاحب منشی عبدالواحد صاحب مولوی یٰسین صاحب ملا اکبر علیصاحب صوفی عبدالحمید صاحب منشی مان خان صاحب منشی نظیر احسن صاحب صاحبزادہ جوان صالح سید ادریس سلمہ اللہ بشیر خان صاحب حافظ احمد صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب اور دیگر اصحاب جو اللہ تعالیٰ کے ہاں نامزد اور معلوم ہیں اور ہمیں اس وقت معلوم نہیں سب کے لیے دعا ہے جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

اسی ضمن میں میں اپنے محترم دوست شمس العلماء سید امین الدین صاحب جج جبل پور کا ذکر نہ کروں تو مضمون ہذا نامکمل رہجائیگا۔ آپ باوجود ایک معزز عہدہ دار ہونے اور باوجود ظاہری صفائی اور سج دھج کے اچھے خاصے صاحب بہادر دکھائی دینے کے بڑے بامذاق اصحاب میں سے ہیں۔ آپ تکلیف فرما کر عموماً ملنے کو تشریف لاتے تھے آپ کی صحبت میں عموماً علمی مذاق کی باتیں ہوتی تھیں خدا آپ کو خوش رکھے اور اسلاف کرام کی پیروی نصیب کرے۔

شکریہ ثانی

حکام جبل پور خصوصاً پولیس افسر منشی منظور احمد صاحب اور دیگر اُن کے عملے کے اصحاب نے جس محنت سے اپنا فرض ادا کیا اور باوجود فریق آریہ کی خلاف ورزیوں کے جس قابلیت سے انتظام رکھا خاص شکریہ کے مستحق ہیں جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

مخصوص شکریہ

جناب پادری صاحب صدر جلسہ خاص قابل ذکر ہیں جو تین روز تک برابر شریک جلسہ ہو کر صدارت کو زینت بخشتے رہے۔ اہالی جبلپور ہماری طرف سے اُن کی خدمت میں شکریہ عرض کر دیں۔ thank you very much۔

ایک ضروری طبی استفسار

میری آنکھ کی روشنی ابھی سے کم ہو رہی ہے۔ کوئی شخص کچھ فاصلہ پر کھڑا رہتا ہے تو فقط اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کھڑا ہے پہچان نہیں سکتا مجھے یاد ہے کہ یہ بات پیدائشی نہیں ہے۔ اس لئے ڈاکٹران و اطبا و ناظرین اہلحدیث سے ملتمس ہوں کہ کوئی صاحب ایسی دوا تجویز فرما کر مشتہر فرما دیں کہ اُس کو استعمال کروں اور روشنی برابر ہو جاوے جس سے چشمہ لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ میری عمر ۲۰ برس کے قریب ہے۔ سب سے بہتر تو یہی ہے کہ دوا مع قیمت کے مشتہر فرما دیں۔ جناب حکیم ابوداؤد صاحب و حکیم نور الدین صاحب لاہوری خاص طور سے توجہ کریں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار قمر بنارسی)

تعبیر خواب

۲۵ اپریل کے اہلحدیث میں جس شخص کے کئی خواب درج ہوئے ہیں۔ اور اُس نے مجھ ناچیز گنہگار سے بھی تعبیر دریافت کی ہے اُس کے جواب میں معروض ہے علم تعبیر کتابی علم نہیں کہ آپ ناظر لوگوں سے یا واعظوں سے دریافت کرتے ہیں۔ ہاں حضرت حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مدظلہ زمانہ حال میں بزرگ ہیں وہ کچھ فرماویں تو مناسب ہے۔ اس فن کے لئے طہارت قلبی اور مناسبت بالملائکہ اور قوت قدسی اور حدس و فراست از بس ضروری ہیں اس لئے میں تو اس امر میں کچھ کہوں تو چھوٹا منہ بڑی بات کی مثال صادق آوے۔ ہاں اتنا کہتا ہوں کہ خواب دیکھنے والیکو اپنا حساب کتاب جو لوگوں سے ہو جلد صاف کرنا چاہئے اور جو معاملہ خدا کے ساتھ ہے اس میں انابت کرکے توبہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور دل میں خدا تعالیٰ کی ملاقات کا شوق زیادہ رکھنا چاہئے اور اُسکے رحم و فضل پر بھروسہ زیادہ کرنا چاہئے واللہ اعلم

(ز سیالکوٹی)

مدرس کی ضرورت

مدرسہ جامع مسجد ریاست بہاولپور (پنجاب) کے مدرس مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب چالیس روز کی رخصت پر رمضان شریف میں جانے والے ہیں۔ صاحب موصوف کی جگہ انہی روزوں کے لئے کوئی عالم باعمل چاہئے جو قرآن شریف کا ترجمہ کما حقہ مع اسرار و نکات کے پڑھا سکے اور محض اشاعت دین کی غرض سے آسکیں تو کرایہ آمد و رفت پیش کیا جاویگا۔ (خاکسار محمد امیر منتظم مدرسہ جامع مسجد بہاولپور)

(۱۶۷)

تلاش کتاب

کتاب تنویر العینین کو کتاب اُردو طرز تقلید امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ضرورت ہے۔ لہذا عرض ہے کہ ناظرین اخبار اہلحدیث بذریعہ اخبار اہلحدیث یا براہ راست بہ پتہ ذیل ۲۷ اگست سنہ ۱۵ء تک مطلع فرماویں۔ بقیمت خرید سکتا ہوں۔

(قاسم خان زمیندار مقام موضع کمال پور ڈاکخانہ بھٹیانہ ضلع میرٹھ)

اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور کی رُوئداد شائع ہو گئی ہے ممبران اور چندہ دہندگان کو دفتر دہلی سے روانہ ہو گی۔ اور جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ دفتر امرتسر سے طلب فرماویں (مینجر اہلحدیث)

لہ گویا یہاں تک سارا مضمون بے تعلق ہے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۸ جون سے ۱۴ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتے بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے بحیرہ شمالی میں متعدد برطانی۔ ناروین سکنڈینوین اور اطالین تجارتی جہاز غرق کر دئے۔ جن کے ساتھ کئی آدمی بھی غرق ہو گئے۔ ان میں بعض امریکن بھی تھے۔

روسیوں نے بحیرہ بالٹک میں ایک جرمن تباہ کن جہاز غرق کر دیا۔

ایک آسٹروی آبدوز کشتی نے ایک اطالوی تارپیڈو کشتی غرق کر دی۔ (۷۶۴)

ایک انگریزی تباہ کن جہاز لائٹننگ انگلستان کے مشرقی ساحل پر بحری سرنگ سے ٹکرا گیا اور اسے تھوڑا سا نقصان پہنچا۔

فرانسیسیوں نے دو تجارتی جہاز گرفتار کئے ہیں جنہیں جرمنی کیلئے روئی بار تھی۔

انگلستان میں پچاس ہزار مزید بحری سپاہیوں کی بھرتی منظور کی گئی ہے۔

مانٹینگرو کے ایک جہاز نے ایک آسٹرین تجارتی کمپنی کے دو جہاز اور ایک کشتی کو جن میں کوئلہ بھرا ہوا تھا گرفتار کر لیا۔

ایک جرمن آبدوز کشتی بارود کے اڑنے سے غرق ہو گئی۔

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ برلن کے ایک ماہر ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق سلطان المعظم پر سنگ مثانہ کی وجہ سے کامیاب عمل جراحی کیا گیا۔

گلیشیا میں روسی ابھی تک عام طور پر پسپا ہو رہے ہیں۔

آسٹروی رپورٹ مظہر ہے کہ آسٹری جرمن سپاہ نے روسی علاقہ میں داخل ہو کر مقام ٹومیزو پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ پولینڈ میں وارسا کے شمال میں مقام پرزاسنیز پر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔

مانٹی نگرو کی فوج نے البانیا کے مقامات سقوطری اور الیسیو پر قبضہ کر لیا ہے۔

اطالوی اطلاعیں مظہر ہیں کہ خرابی موسم کی وجہ سے جنگی کارروائیوں میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

آسٹریا اطالوی سرحد پر بہت سی فوجیں لے آیا ہے۔ اور یہاں بھی جنگ کی ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے جو فرانس کی خندقوں کے مشابہ ہے۔

مغربی میدان جنگ میں فرانسیسی سپاہ نے ایرس، امیزرل، وادی ارگون وغیرہ پر مسلسل جرمن حملوں کو پسپا کر کے ترقی کی۔

مغربی میدان جنگ میں کنیڈین افواج نے جو بہادری دکھلائی ہے اس کی نامہ نگاران اخبار بڑی تعریف کر رہے ہیں۔

زار روس نے ایک نہایت پرجوش اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اہل ملک اپنی تمام طاقت فوج کے لئے کافی سامان بہم پہنچانے میں صرف کرینگے۔

روسی وزیر جنگ نے استعفا دیا ہے اور اس کی جگہ نیا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔

روس میں بھی انگلستان کی طرح سامان جنگ تیار کرنے کے لئے ایک محکمہ قائم کیا گیا ہے۔

اٹلی کے اخبار لکھتے ہیں کہ اطالوی سفیر قسطنطنیہ سے واپس بلا لیا گیا ہے اور ترکی سفیر متعینہ روما کو پروانہ راہداری مل گیا ہے۔ یعنی ترکی سے بھی اعلان جنگ۔

فرانسیسی اور انگریزی ہوا بازوں نے کئی جگہ جرمن مقامات پر بم گرائے۔

ایک انگریزی ہوا باز ہوائی جہاز کے خراب ہو جانے کے سبب ہلاک ہو گیا۔

امریکن سفیر متعینہ قسطنطنیہ اطلاع دیتا ہے کہ ترک انگریزی قیدیوں سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں۔

نیو یارک کا تار مظہر ہے کہ امریکن گورنمنٹ اب جرمنی کے محکمہ بحری کو ہر مسافری جہاز کی روانگی اور اس کے حلقہ جنگ میں پہنچنے کے وقت سے بدیں غرض مطلع کر دیتی ہے کہ امریکن جہازوں پر حملے نہ کئے جائیں۔

جرمنی کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ برنڈن برگ (جرمنی) کے فوجی کمانڈر نے سوتی مال تیار کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

جرمنی میں تین اخبار اس لئے بند کر دئے گئے کہ انہوں نے صلح کی تجویز کا مضمون لکھا تھا۔

اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن نے روسی سپہ سالار افواج کو روسیوں کی شجاعانہ پسپائی پر مبارکباد کا تار دیا۔

انگلستان میں اعلان کیا گیا ہے کہ بشرط ضرورت گورنمنٹ خوراک کا سامان اور کوئلہ روکے رکھنے کے لئے سخت تدابیر پر عمل پیرا ہونے سے دریغ نہ کریگی۔

سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبہ اودھ کے فرزند جو میدان جنگ میں زخمی ہو گئے تھے اب ان کی حالت اچھی ہے۔

میدان جنگ میں بھیجنے کے لئے ہندوستان میں بھی ایک کارخانہ گولہ بارود کھولا جانیوالا ہے۔

کلکتہ کے انگریزی اخبار لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں انگلستان کی ساختہ اشیاء کو رواج دینے کیلئے ایک محکمہ بنایا جائے۔

انگلستان میں جو جرمن قیدی ہیں ان سے فصل کاٹنے کا کام لیا جائیگا۔

جھانسی میں دو سپاہیوں نے دیوانہ ہو کر ایک میجر اور ایک کپتان کو ہلاک کر ڈالا۔

برہما کی جنگی پولیس کے کئی دستے پہلے ہی میدان جنگ میں ہیں۔ اب دو دستے اور روانہ کئے گئے ہیں۔

سوہدرہ میں بھی انجمن اہل حدیث قائم ہو گئی ہے۔

لارڈ کچنر ۹ جولائی کو گلڈ ہال میں تقریر کرینگے جس میں مزید رنگروٹ بھرتی کرنیکی تحریک کیجائیگی۔

AsliAhleSunnet.com

مکرر اطلاع

۵۲/۱

دہلی بمبئی - لاہور - میرٹھ - وغیرہ کے
مطبوعہ قرآن مجید معرا اور مترجم - حمایل شریف
معرا اور مترجم ہر قسم کے علاوہ - تفاسیر احادیث
فقہ - تواریخ - طب - قانون - مناظرہ - حکایات
افسانے - ناول - ناٹک - عملیات - دیوان
کلیات - سلسلہ تعلیم - دیگر علوم کی اردو - عربی
فارسی کتب کے علاوہ پنجابی کے قریباً تمام قصہ
جات ہماری معرفت آپکو دوسروں کی نسبت عمدہ
اور بکفایت ملیں گے - پس جس کتاب کی آپکو
ضرورت ہو - ذیل کے پتہ سے طلب فرمادیں
علاوہ ازیں اگر آپکو کسی ایسی چیز کی ضرورت
ہو - جو امرتسر سے ملسکتی ہو - تو خرید کر بھیج
دی جاویگی - اور کمیشن بالکل معمولی لیا جاویگا
پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے - جواب
کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجیں - المشتہر
منشی مولا بخش ملک کشتہ بازار اچھل سنگھ امرتسر

مومیائی

۵۲/۱

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی
ہے - ابتدائی سل - دق - دمہ - کھانسی
ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں
درد ہو - اُن کیلئے اکسیر ہے - دو چار دن
میں درد موقوف ہو جاتا ہے - بدن کو فربہ
اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو
طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے - چوٹ
کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت
بوڑھے - بچے - جوان کیلئے یکساں مفید ہے
ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے - ایک
چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ عہ آدھ پاؤ ۱ روپیہ پاؤ پختہ ۲ روپے معہ محصول
غیر ممالک سے محصول علاوہ

مومیائی منگوانے کا پتہ } پروپرائٹر دی میڈیسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

AsliAhleSunnet.com

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت جنابت

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دل، اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں عہ

دواء خاص دماغ، اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ عہ

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی، خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے عہ

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند، جالا، غبار، پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار کتب

آجکل ہمارے ہاں بہ مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں۔ اور آخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کے ساتھ بھیجی جاویں گی۔

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
قیام اللیل تعلیم رمضان لمحمد بن نصیر مروزی	عربی	۱۲	۱۰
ہدیۃ الاخوان بہ بیان ادعیہ	ترجمہ اردو	۴	
دعوۃ الداعی الی القرآن			
حزب اعظم نصف تقطیع		۵	
تیسیر القاری شرح بخاری جلد ششم	فارسی		
شرح بخاری جلد ششم	کامل		
سوانح خضر لودیہ			
قصیدہ محمدیہ در اشعار عربی ترجمہ اردو			
شرح خمسین لابن رجب مصحح	عربی		
تفسیر الاقلیل سید احمد صاحب بریلوی	اردو		
سوانح احمد لمحمد جعفر تھانیسری			

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے۔ مصنف نے بعض جابجا اپنے [illegible] اور دوستوں سے طلب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج کی ہیں [illegible] لفظوں کے [illegible] کتاب ۱۰

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

حاجیوں کو اطلاع

امسال جو لوگ حج کو جانا چاہتے ہوں وہ مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی کے سفرنامہ حج کو منگوا کر مطالعہ کریں۔ یہ سفرنامہ انکو ایک رہبر کامل کا کام دے گا۔ ان شاء اللہ اس سفرنامہ کی قیمت ۴ ہے لیکن حاجیوں کو صرف ایک آنہ محصول ڈاک بھیجنے پر مفت دیدیا جاویگا۔

منگوانے کا پتہ

منیجر سعید المطابع پریس دارانگر بنارس شہر

ہول دل درد سر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

مسیر مصطفی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے ہاں البتہ اسکو اجزا اسکے ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیکھے صحت پا چکے ہیں جنکو رفاہ عام کیلئے اس کا اشتہار دیا شروع ہوا۔ اسکو ایکبار کے استعمال سے درد کی تکلیف اسیوقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد بالکل دور ہو جاتا ہے۔ مسیر مصطفی کا منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا اور خون آنا گندگی دہن کو دور کر دیتا ہے اور دہن کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ارسال ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ تین شیشی ۵ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ہر قسم کی دوائیں مجرب مرکب اور مفرد مسلکی میں

المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

ناظرین اہلحدیث کیلئے تحفہ خاص رعایت

کیم رمضان المبارک سے جبکہ جسکی خواہش ہوگی اسے کتاب نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جسکا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے نصف قیمت ۲ میں روانہ کیجائیگی اور اسکو ہمراہ فضائل محمدیہ بھی نصف قیمت ۲ میں کو دیجائیگی مسلمان یہ موقعہ غنیمت جانکر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل ملاحظہ فرمائیں فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گڈھیا بانس بریلی

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۲۸۸۱ کو جناب ابن محمد الجعفری الزینبی صاحب محلہ قضیانہ محمد آباد ضلع جونپور

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں [illegible] چھپا، اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com